سودى رقم كے بارے ميں حكم الْحَمْدُلِّلهِ وَالصَّلُوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اس سود کا میں کیا کروں جو مجھے بنک نے دیا ہے ۔ انگلینڈ میں کچھ بنک کچھ نہ کچھ رقم بطور سود دے دیتے ہیں۔

سائل :نديم - بو لأن (انگليند)

بِسِّ مِٱللَّهِٱلرَّحْمَزِٱلرَّحِيمِ

ٱلْجَوَابُ بِعُونِ المَلِكِ الوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِيَ النُّوْرَوَالصَّوَابِ

بنک سے ملنے والی سود ی رقم کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جس سے لی اسے واپس کرے یا اس رقم کو فقیروں پر صدقہ کردے یعنی فقیروں کی مِلک میں دیدے۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَلمسنّت، مولیٰناشاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: جو مال رشوت یا تَغَنِّی (یعنی گانے) یا چوری سے حاصل ہوا اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا ان پر واپس کر دے ، وہ نہ رہے ہوں ان کے وُرثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدُّق کرے۔ خریدوفروخت کسی کام میں اس مال کا لگانا حرامِ قطعی ہے بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وَبال سے سُبکدَوشی کا نہیں یہی حکم سُود و غیرہ عُقُودِ فاسِدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ رجس سے لیا ہے) اسے واپس دے خواہ ابتِداء تصدُق (یعنی خیرات) کر دے

(فتاؤى رضويہ ج23 ص 551)

اگر آپ نے بنک سے سودی کنٹریکٹ کیا تھا یا ایسا اکاؤنٹ اوپن کرو آیا تھا جس کیں سود ملتا ہے تو آپ پر توبہ بھی واجب اور آیندہ نہ لینے کا عہد بھی ضروری ہے۔

وَاللهُ تَعَالَى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَم عَزَّ وَجَلَّ وَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم كُواللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم كُواللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم كُواللهُ عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم كُواللهُ عَلَيْهِ وَالبه وَسَلَّم كُواللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّم وَاللهُ وَسَلَّم وَاللهُ وَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّم وَاللهُ وَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّم وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّم وَاللهُ وَاللهُ وَسَلَّم وَاللهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللهُ وَاللَّهُ وَا لَا اللهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ ولَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ ولَا لَا لَا اللّهُ وَاللَّهُ وَلَّا لَا اللّهُ وَاللّهُ ولَا اللّهُ وَاللّهُ ولّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّ

Date: 18-2-2018

THE RULING OF INTEREST MONEY

QUESTION:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue, that what am I meant to do the interest the bank gives me. The banks in England end up giving some amount of interest.

Questioner: Nadeem from Bolton, England

ANSWER:

The ruling regarding the interest which is given by banks is that whosoever has given it you, it should be returned to them or this money should be donated as charity to faquers (poor people) meaning to give it into their ownership.

Just as my master A'lā Hazrat Imām of the Ahl al-Sunnah Imām Ahmad Ridā Khān, may Allāh shower mercy upon him, states that the wealth which is given as a bribe, singing songs or obtained by stealing, it is Fard (obligatory) upon the one who acquired this to return it to whom it was taken from, if they are no longer alive then it should be given to their inheritors. If they are untraceable, then it should be given as charity to fageers.

To use this wealth in buying and selling anything is harām qat'ī (explicitly prohibited). Excluding the aforementioned situation, there is no other way of being relieved from sin and this is the same ruling for interest, etc becoming invalid contracts.

The only difference here [i.e. regarding interest, etc] is that whosoever the wealth was taken from, it is not Fard to return it to them specifically, rather one has the choice to return it (to whom one took it from) or whether one wishes to primarily donate it as charity.

[Fatāwā Ridawiyyah, vol. 23, pg. 551]

If one has agreed to interest or opened such an account in which one receives interest, so repentance is also mandatory for such a person as well as promising not to take any interest from now onwards.

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by Bilal Shabir